بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث کا معنی ومفہوم

لغوی اعتبار سے لفظِ حدیث کا معنی ہے ''کسی چیز کا نیا اور جدید ہونا'' اس کی جمع خلافِ قیاس ''احادیث'' آتی ہے۔ جبکہ اصطلاحی طور پر حدیث کی تعریف یہ ہے: ((كُلُّ مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ)) ''ہر وہ قول، فعل، تقریر یا صفت جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو۔''

حدیث کی اہمیت وحجیت

(1) قرآن کی طرح حدیث بھی وحی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ﴾ [النجم: ٣-٤] ''آپ ﷺ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ ﷺ پر بھیجی جاتی ہے۔'' ایک روایت میں یہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ أَلَا وَإِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ﴾ ''خبردار! مجھے قرآن اور اس کی مثل ایک اور چیز (یعنی حدیث) بھی دی گئی ہے۔'' (۱)

(2) اطاعتِ الٰہی کے ساتھ اطاعتِ رسول کا بھی حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾ [محمد: ٣٣] ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور (ان میں سے کسی کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال برباد مت کرو۔''

(3) حدیث کے بغیر قرآنی احکام کو سمجھنا ناممکن ہے کیونکہ حدیث قرآن کی مفسر ہے جیسا کہ قرآن میں نماز، زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی کا حکم تو موجود ہے مگر نماز کی تعدادِ رکعات، زکوٰۃ کا نصاب اور حج کا طریقہ کار وغیرہ موجود نہیں بلکہ یہ تفصیل صرف حدیث میں ہے۔

(4) حدیث کچھ ایسے احکام بھی بیان کرتی ہیں جن سے قرآن نے سکوت اختیار کیا ہے مثلاً عورت اور اس کی خالہ یا پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع کرنے کی حرمت وغیرہ۔

(5) اطاعتِ رسول حُبِ رسول کا لازمی تقاضا ہے اور حُبِ رسول کے بغیر انسان کا ایمان ہی مکمل نہیں۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴾ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔'' (۱)

(6) اطاعتِ رسول ہی ذریعہ ہدایت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ﴾ [النور: ٥٤] ''اور اگر تم اس (رسول ﷺ) کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے۔''

(7) عصرِ حاضر کے ایک نامور سکالر پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہؒ نے فرانس کی ایک لائبریری سے ہمام بن منبہؒ (شاگردِ رشید حضرت

---

(۱) [صحیح: صحیح الجامع الصغیر (٢٦٤٣) ابوداود (٤٦٠٤) كتاب السنة: باب في لزوم السنة]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کا وہ صحیفہ (مخطوطے کی صورت میں) دریافت کر کے طبع کروایا ہے جسے حدیث کا پہلا تحریری مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ حجیت حدیث اور ردِ فتنہ انکارِ حدیث کے لیے یہ صحیفہ ہی کافی ہے۔

کتابتِ حدیث

احادیث کی کتابت کا سلسلہ دورِ نبوی میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شروع ہو گیا تھا جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا تھا کہ "ابو شاہ کو (احادیث) لکھ کر دو۔" (۲) اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے' مجھے اصحابِ رسول میں سب سے زیادہ احادیث یاد ہیں سوائے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (۳) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "احادیث لکھ لیا کرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان دونوں ہونٹوں سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔" (٤) ایک فرمانِ نبوی یوں ہے کہ "علم کو لکھ کر محفوظ کر لیا کرو۔" (٥) علاوہ ازیں جن روایات میں کتابتِ حدیث سے ممانعت منقول ہے (٦) ان کا مفہوم یہ ہے کہ ابتدا میں اس خدشہ کے پیش نظر کتابتِ حدیث سے منع کیا گیا تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث میں اختلاط نہ ہو جائے اور جب یہ خدشہ ختم ہو گیا تو کتابت کی اجازت دے دی گئی اور اس طرح کتابتِ حدیث سے ممانعت کا حکم منسوخ ہو گیا۔

حدیث کی پہلی مدون کتاب

حدیث کی پہلی مدون و مرتب کتاب مؤطا بتائی جاتی ہے' یہ فقہی ترتیب پر مشتمل ہے۔ مؤطا عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے "ایسا راستہ جس پر کثرت سے لوگ چلے ہوں۔" مراد ہے وہ طریق مستقیم جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد سلف صالحین' ائمہ دین اور اکابر علمائے ملت نے اپنایا۔ اہل علم نے کہا ہے کہ یہ کتاب 140 ھ کے قریب ترتیب دی گئی۔ اس میں صحابہ و تابعین کے اقوال ملا کر کل 1720 روایات ہیں' جن میں مرفوع احادیث 600' مرسل روایات 222' موقوف روایات 613 اور اقوال تابعین 285 ہیں۔ مختلف علاقوں میں اس کی شروحات و تعلیقات لکھی گئیں' جن میں امام ابن عبد البر کی التمهيد اور الاستذكار' امام سیوطی کی تنوير الحوالك' امام زرقانی کی المنتقىٰ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی المصفىٰ (فارسی میں) اور المسوىٰ (عربی میں) قابل ذکر ہیں۔

اس کے مرتب امام مالک ہیں جن کا مکمل نام "مالک بن انس بن عامر بن مالک" اور لقب "امام دار الهجرة" ہے۔ آپ 93 ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور 179 ھ میں مدینہ میں ہی فوت ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کمال حافظہ عطا فرمایا تھا' آپ اپنے اساتذہ

---

(۱) [المشكاة (٧) رواه البخاري ومسلم]

(۲) [صحيح : صحيح ابوداود' ابوداود (٢٠١٧) كتاب المناسك : باب تحريم حرم مكة' ترمذى (٢٦٦٧) كتاب العلم : باب ما جاء فى الرخصة فيه]

(۳) [صحيح : صحيح ترمذى' ترمذى (٢٦٦٨) كتاب العلم : باب ما جاء فى الرخصة فيه]

(٤) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (١١٩٦) السلسلة الصحيحة (١٥٣٢) ابوداود (٣٦٤٦)]

(٥) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٤٤٣٤) السلسلة الصحيحة (٢٠٢٦)]

(٦) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٧٤٣٤)]

سے ایک مرتبہ جو احادیث سن لیتے پھر وہ کبھی نہ بھولتے۔ آپ تقویٰ و پرہیزگاری میں بھی عالی مرتبہ کے مالک تھے۔ ترتیب المدارک میں ہے کہ آپ مشاغلِ تعلیم و تعلم کے بعد ہر وقت اللہ کی عبادت اور تلاوتِ قرآن میں ہی مصروف رہتے اور بطورِ خاص شبِ جمعہ تو ساری عبادت میں ہی گزارتے۔ حق گوئی میں اس قدر بے باک تھے کہ آپ کو اس کی خاطر حاکم وقت کی مخالفت اور اس کی طرف سے ایذائیں اور سزائیں تک برداشت کرنی پڑیں مگر آپ کے پائے بے ثبات کہیں بھی متزلزل نہ ہوئے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے پیدا فرمایا تھا اس کے لیے آپ کو اس جیسی عظیم صفات سے بھی متصف فرمادیا تھا۔

کُتُبِ سبعہ کا مختصر تعارف

کتب سبعہ سے مراد ہے حدیث کی معروف سات کتابیں۔ مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ مسند احمد کے علاوہ باقی چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ ان کتب کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

1- مُسند احمد

تالیف: ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی، بغدادی۔ [ولادت: 164ھ (بغداد)، وفات: 241ھ (بغداد)]

تعداد احادیث: 27647 (یہ تعداد اس مسند احمد کی ہے جس کی تحقیق شیخ شعیب ارناؤوط کی زیر نگرانی حال ہی میں مکمل ہوئی ہے اور مؤسسۃ الرسالہ نے اسے پچاس جلدوں میں زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے)۔

خصوصیات: (1) اس میں ہر صحابی کی روایات الگ الگ ذکر کی گئی ہیں۔ (2) احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہونے کے باعث تقریباً ہر موضوع سے متعلقہ احادیث اس میں مل جاتی ہیں۔ (3) اس میں تقریباً تین سو ثلاثی روایات ہیں۔ (4) دیگر مسانید سے صحیح تر ہے۔

2- صحیح بُخاری

تالیف: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری۔ [ولادت: 194ھ (بخارا)، وفات: 256ھ (سمرقند)]

مکمل نام: الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ ۔ ایک روایت میں یہ نام مذکور ہے الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ ۔

تعداد احادیث: موصول مرفوع روایات کی تعداد مع مکررات 7397 اور مکررات کے بغیر 2602 ہے (جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے، البتہ بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق مکررات سمیت 7563 تعداد ہے۔ امام بخاریؒ نے 6 لاکھ احادیث میں سے 16 سال کے عرصہ میں ان روایات کا انتخاب فرمایا اور انہیں ترتیب دیا)۔

خصوصیات: (1) اس کتاب کو قرآن کے بعد حدیث کی سب سے زیادہ صحیح کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ (2) اس کی تمام احادیث صحیح ہیں۔ (3) اس کے تراجم ابواب میں امام بخاریؒ نے بہت سارے فقہی مسائل بیان کر دیئے ہیں۔ (4) یہ جامع کتاب ہے یعنی اس میں تقریباً زندگی کے ہر شعبہ (مثلاً عقائد، احکام، سیر، تفسیر، فتن، مغازی اور مناقب وغیرہ) سے متعلق احادیث یکجا کی گئی ہیں۔

3- صحیح مُسلم

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری، نیشاپوری۔ [ولادت: 204ھ (نیشاپور)، وفات: 261ھ (نیشاپور)]

تعداد احادیث: 3033 (محمد فؤاد عبدالباقی کی نمبرنگ کے مطابق) اور مکررات سمیت 7563 (بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق)
علاوہ ازیں مکررات کے بغیر 4000 اور مکررات سمیت 7275 بھی تعداد بتائی جاتی ہے۔

خصوصیات: (1) اس کتاب کو قرآن کے بعد حدیث کی دوسری صحیح ترین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ (2) اس کی تمام احادیث صحیح ہیں۔ (3) اس میں قریب المعنی اور ملتی جلتی احادیث کو ایک ہی مقام پر یکجا کیا گیا ہے۔ (4) نیز ملتی جلتی روایات کے مختلف طرق واسانید اوران کے الفاظ کے فرق واختلاف کو بھی نہایت ترتیب واحتیاط سے بیان کیا گیا ہے۔

❑ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔ اگرچہ ان دونوں کتب کی تمام روایات کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے لیکن صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح دی گئی ہے اور اس کی چند وجوہات یہ ہیں:

1- امام بخاری امام مسلم کی نسبت علم حدیث کو زیادہ جانتے ہیں اس لیے صحیح بخاری کو ترجیح حاصل ہے۔
2- اتصالِ سند میں امام مسلم کی نسبت امام بخاریؒ کی شرائط سخت ہیں (امام بخاری کا قول ہے کہ راوی جس سے روایت کرے اس کے ساتھ کم ازکم ایک بار ملاقات شرط ہے' جبکہ امام مسلم کے ہاں ایسی کوئی شرط نہیں)۔
3- صحیح بخاری کے رواۃ صحیح مسلم کے رواۃ کی نسبت کم مجروح ہیں۔
4- صحیح بخاری میں صحیح مسلم کی نسبت شاذ اور معلل روایات بہت کم ہیں۔
5- امام بخاری کے سامنے تصنیف حدیث کا کوئی نمونہ نہیں تھا مگر امام مسلم کے سامنے بخاری کا نمونہ موجود تھا۔
6- بخاری کی اکثر احادیث پہلے طبقہ سے ہیں جبکہ مسلم میں ایسا نہیں۔
7- امام بخاری امام مسلم کے استاد ہیں' اس لیے استاد کو بزرگی حاصل ہے۔

❑ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں صحیح کے ساتھ ساتھ ضعیف روایات بھی پائی جاتی ہیں۔

4- سنن ابوداود

تالیف: ابوداودسلیمان بن اشعث السجستانی۔ [ولادت: 202ھ (سجستان)، وفات: 275ھ (بصرہ)]

تعداد احادیث: 5274 (بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق)۔

خصوصیات: (1) یہ کتاب فقہی ترتیب پر مشتمل ہے۔ (2) اس میں امام ابوداود نے تقریباً ہر باب کا عنوان وہی قائم کیا ہے جو کسی امام نے اس سے مسئلہ استنباط کیا ہے۔ (3) امام ابوداود کے بقول اس میں صرف صحیح یا صحیح کے مشابہ روایات کو جمع کیا گیا ہے (لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں ضعیف روایات بھی موجود ہیں)۔

5- جامع ترمذی

تالیف: ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی۔ [ولادت: 209ھ (ترمذ)، وفات: 279ھ (ترمذ)]

تعداد احادیث: 3956 (بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق)۔

خصوصیات: (1) یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہے۔ (2) ہر حدیث بیان کرنے کے بعد اس کا درجہ (یعنی صحیح، حسن' ضعیف اور غریب وغیرہ) بھی بیان کیا گیا ہے۔ (3) اگر حدیث ضعیف ہے تو اس کا وجہ ضعف بھی واضح کیا گیا ہے۔ (4) اختلافی مسائل میں

صحابہ وتابعین اور علماء وفقہاء کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں۔(5) صرف ایک ہی سند کے ساتھ حدیث بیان کر کے دوسری اسانید کی طرف محض اشارے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

6- سُنن نسائی

تالیف: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی۔[ولادت: 215ھ(خراسان کے شہر نساء میں)،وفات: 303ھ(مکہ)]

تعداد احادیث: 5761(بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق)۔

خصوصیات: (1) امام نسائی نے پہلے السنن الکبریٰ مرتب کی جس میں صحیح وسقیم ہر طرح کی روایات موجود تھیں۔ پھر اس کا اختصار کیا اور (مرتب کے بقول) صرف صحیح احادیث کو الگ کر دیا (لیکن فی الحقیقت اس میں ابھی بھی ضعیف روایات موجود ہیں) اور اس کا نام السنن الصغریٰ المسمی به المجتبیٰ رکھا بعد میں یہ کتاب سنن نسائی کے نام سے معرف ہوگئی۔(2) اس میں سب سے کم ضعیف روایات ہیں۔(3) اہل علم نے کہا ہے کہ سنن نسائی کا درجہ صحیحین کے بعد ہے۔

7- سُنن ابن ماجہ

تالیف: ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی۔[ولادت: 209ھ،وفات: 273ھ]

تعداد احادیث: 4341(بین الاقوامی نمبرنگ کے مطابق)۔

خصوصیات: (1) اس میں اکثر وہ احادیث ہیں جو دوسری کتب صحاح میں موجود نہیں۔(2) اس میں مکرر احادیث نہیں ہیں۔(3) اس کی ترتیب فقہی ابواب پر مشتمل ہے۔

حدیث کی چند دیگر اہم کتب

1- سنن دارمی
2- سنن دارقطنی
3- سنن سعید بن منصور
4- السنن الکبری للنسائی
5- السنن الکبری للبیهقی
6- شعب الایمان للبیهقی
7- دلائل النبوة للبیهقی
8- معرفة السنن والآثار للبیهقی
9- کشف الأستار للبزار
10- صحیح ابن خزیمه
11- صحیح ابن حبان
12- مسند شافعی
13- مسند ابویعلی
14- مسند عبد بن حمید
15- مسند طیالسی
16- مسند حمیدی
17- مسند ابی عوانة
18- المعجم الکبیر للطبرانی
19- المعجم الأوسط للطبرانی
20- المعجم الصغیر للطبرانی
21- مصنف عبد الرزاق
22- مصنف ابن ابی شیبة
23- مستدرك حاکم
24- الأدب المفرد للبخاری
25- الالمام لابن دقیق العید
26- ریاض الصالحین للنووی
27- الترغیب للمنذری
28- صحیح الجامع الصغیر للألبانی
29- السلسلة الصحیحة للألبانی
30- ارواء الغلیل للألبانی

چند فقہی و حدیثی اصطلاحات

اجتہاد	شرعی احکام کے علم کی تلاش میں ایک مجتہد کا استنباط احکام کے طریقے سے اپنی بھرپور ذہنی کوشش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔
اجماع	اجماع سے مراد نبی ﷺ کی وفات کے بعد کسی خاص دور میں (امت مسلمہ کے) تمام مجتہدین کا کسی دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا ہے۔
استحسان	قرآن' سنت یا اجماع کی کسی قوی دلیل کی وجہ سے قیاس کو چھوڑ دینا۔ اس کے علاوہ بھی اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔
استصحاب	شرعی دلیل نہ ملنے پر مجتہد کا اصل کو پکڑ لینا استصحاب کہلاتا ہے۔ واضح رہے کہ تمام نفع بخش اشیاء میں اصل اباحت ہے اور تمام ضرر رساں اشیاء میں اصل حرمت ہے۔
اصل	اصول کا واحد ہے اور اس کے پانچ معانی ہیں۔ (1) دلیل (2) قاعدہ (3) بنیاد (4) راجح بات (5) حالت مستصحبہ۔
امام	کسی بھی فن کا معروف عالم جیسے فن حدیث میں امام بخاری اور فن فقہ میں امام ابوحنیفہ۔
آحاد	خبر واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہو۔
آثار	ایسے اقوال اور افعال جو صحابہ کرام اور تابعین کی طرف منقول ہوں۔
اطراف	وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلاً تحفۃ الأشراف از امام مزی وغیرہ۔
اجزاء	اجزاء جز کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلاً جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔
اربعین	حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلقہ چالیس احادیث ہوں۔
الاعتبار	کسی حدیث کے لیے کتب حدیث سے متابع اور شاہد تلاش کرنا۔
الاجازۃ	شیخ اپنے شاگرد کو اپنی کل یا بعض مرویات روایت کرنے کی اجازت دینا۔
باب	کتاب کا وہ حصہ جس میں ایک ہی نوع سے متعلقہ مسائل بیان کیے گئے ہوں۔
تابع	وہ راوی جو کسی ایسے راوی کے موافق روایت کرے جس کے متعلق تفرد کا گمان کیا گیا تھا بشرطیکہ ان دونوں کی روایت ایک ہی صحابی سے ہو۔ اس موافقت کو متابعت کہتے ہیں۔
تعارض	ایک ہی مسئلہ میں دو مخالف احادیث کا جمع ہو جانا تعارض کہلاتا ہے۔

ترجیح	باہم مخالف دلائل میں سے کسی ایک کو عمل کے لیے زیادہ مناسب قرار دے دینا ترجیح کہلاتا ہے۔
تابعی	ایسا شخص جو حالتِ اسلام میں کسی صحابی رسول ﷺ سے ملا ہو اور پھر حالتِ اسلام میں ہی فوت ہوا ہو۔
تعدیل	کسی راوی کی وہ خوبیاں بیان کرنا جو اس کی حدیث قبول کرنے کا موجب ہوں۔
جائز	ایسا شرعی حکم جس کے کرنے اور چھوڑنے میں اختیار ہو۔ مباح اور حلال بھی اسی کو کہتے ہیں۔
جامع	حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی معلومات مثلاً عقائد، عبادات، معاملات، تفسیر، سیرت، مناقب، فتن اور روزِ محشر کے احوال وغیرہ سب جمع کر دیا گیا ہو۔
الجمع بین الاحادیث	دو باہم متعارض احادیث سے ایسا مفہوم مراد لینا جس سے دونوں پر عمل ممکن ہو جائے۔
جرح	کسی راوی کی وہ کمزوریاں بیان کرنا جو اس کی روایت رد کرنے کا موجب ہوں۔
حدیث	ایسا قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ سنت کی بھی یہی تعریف ہے۔ یاد رہے کہ تقریر سے مراد آپ ﷺ کی طرف سے کسی کام کی اجازت ہے۔
حدیثِ قدسی	وہ فرمانِ رسول جس کی نسبت آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہو۔
حسن	جس حدیث کے راوی حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کم درجے کے ہوں۔
حرام	شارع علیہ السلام نے جس کام سے لازمی طور پر بچنے کا حکم دیا ہو نیز اس کے کرنے میں گناہ ہو جبکہ اس سے اجتناب میں ثواب ہو۔
خبر	خبر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ (1) خبر حدیث کا ہی دوسرا نام ہے۔ (2) حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔ (3) خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔
راجح	ایسی رائے جو دیگر آراء کے بالمقابل زیادہ صحیح اور اقرب الی الحق ہو۔
الروایۃ بالمعنیٰ	کسی حدیث کے سنے ہوئے الفاظ کے بجائے اس کا معنیٰ اپنے الفاظ میں بیان کر دینا۔ جمہور ائمہ کے نزدیک یہ صرف اس وقت جائز ہے جب راوی صاحبِ فہم ہو اور الفاظ کی تبدیلی سے معانی پر کوئی اثر نہ ہو۔
سنن	حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ۔
سند	راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔
السماع من لفظ الشیخ	استاد کے منہ سے حدیث سننا۔
سد الذرائع	ان مباح کاموں سے روک دینا کہ جن کے ذریعے ایسی ممنوع چیز کے ارتکاب کا واضح اندیشہ ہو جو فساد و خرابی پر مشتمل ہو۔

شریعت	قرآن وسنت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے احکامات۔
شارع	شریعت بنانے والا یعنی اللہ تعالیٰ اور مجازی طور پر اللہ کے رسول ﷺ پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔
شاذ	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ایک ثقہ راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو۔
شاہد	اگر کسی حدیث پر غرابت کا گمان کیا گیا ہو اور کسی دوسرے صحابی سے اس کے موافق روایت مل جائے تو اس دوسری روایت کو شاہد کہتے ہیں۔
صحیح	جس حدیث کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ، دیانت دار اور قوت حافظہ کے مالک ہوں۔ نیز اس حدیث میں شذوذ اور کوئی خفیہ خرابی بھی نہ ہو۔
صحیحین	صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔
صحاح ستہ	معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔
صحابی	ہر ایسا شخص جس نے حالتِ اسلام میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور پھر حالتِ اسلام میں ہی وفات پائے۔
ضعیف	ایسی حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات پائی جائیں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔
عرف	عرف سے مراد ایسا قول یا فعل ہے جس سے معاشرہ مانوس ہو، اس کا عادی ہو یا اس کا ان میں رواج ہو۔
علت	علم فقہ میں علت سے مراد وہ چیز ہے جسے شارع u نے کسی حکم کے وجود اور عدم میں علامت مقرر کیا ہو جیسے نشہ حرمتِ شراب کی علت ہے۔
علت	علم حدیث میں علت سے مراد ایسا خفیہ سبب ہے جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو اور اسے صرف فن حدیث کے ماہر علماء ہی سمجھتے ہوں۔
العالی والنازل	اگر ایک حدیث کی دو سندوں میں سے ایک سند کے واسطے دوسری سند کی نسبت کم ہوں تو کم واسطوں والی سند کو العالی اور زیادہ واسطوں والی سند کو النازل کہتے ہیں۔
فقہ	ایسا علم جس میں اُن شرعی احکام سے بحث ہوتی ہو جن کا تعلق عمل سے ہے اور جن کو تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔
فقیہ	علم فقہ جاننے والا بہت سمجھ دار شخص۔
فقہاء سبعہ	اہل مدینہ کے یہ سات فقیہ مراد ہیں۔ سعید بن مسیبؒ، قاسم بن محمدؒ، عروہ بن زبیرؒ، خارجہ بن زیدؒ، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؒ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؒ اور سلیمان بن یسارؒ۔
فصل	باب کا ایسا جزء جس میں ایک خاص موضوع سے متعلقہ مسائل مذکور ہوں۔
فرض	شارع علیہ السلام نے جس کام کو لازمی طور پر کرنے کا حکم دیا ہو نیز اسے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر گناہ ہو مثلاً نماز، روزہ وغیرہ۔

قیاس	قیاس یہ ہے کہ فرع (ایسا مسئلہ جس کے متعلق کتاب وسنت میں حکم موجود نہ ہو) کو حکم میں اصل (ایسا حکم جو کتاب وسنت میں موجود ہو) کے ساتھ اس وجہ سے ملا لینا کہ ان دونوں کے درمیان علت مشترک ہے۔
القراءۃ علی الشیخ	شاگرد کا استاد کے سامنے حدیث پڑھنا۔
کتاب	کتاب مستقل حیثیت کے حامل مسائل کے مجموعے کو کہتے ہیں' خواہ وہ کئی انواع پر مشتمل ہو یا نہ ہو مثلاً کتاب الطھارۃ وغیرہ۔
مستحب	ایسا کام جسے کرنے میں ثواب ہو جبکہ اسے چھوڑنے میں گناہ نہ ہو مثلاً مسواک وغیرہ۔ یاد رہے کہ علم فقہ میں مندوب' نفل اور سنت اسی کو کہتے ہیں۔
مکروہ	جس کام کو نہ کرنا اسے کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بچنے پر ثواب ہو جبکہ اسے کرنے پر گناہ نہ ہو مثلاً کثرت سوال وغیرہ۔
مجتہد	جس شخص میں اجتہاد کا ملکہ موجود ہو یعنی اس میں فقہی مآخذ سے شریعت کے عملی احکام مستنبط کرنے کی پوری قدرت موجود ہو۔
مصالح مرسلہ	یہ ایسی مصلحت ہے کہ جس کے متعلق شارع علیہ السلام سے کوئی ایسی دلیل نہ ملتی ہو جو اس کے معتبر ہونے یا اسے لغو کرنے پر دلالت کرتی ہو۔
موقف	کسی مسئلہ میں کسی عالم کی ذاتی رائے جسے اس نے دلائل کے ذریعے اختیار کیا ہو۔
مسلک	اس کی بھی وہی تعریف ہے جو موقف کی ہے لیکن یہ لفظ مختلف مکاتب فکر کی نمائندگی کے لیے معروف ہو چکا ہے مثلاً حنفی مسلک وغیرہ۔
مذہب	لغوی طور پر اس کی بھی وہی تعریف ہے جو مسلک کی ہے لیکن عوام میں یہ لفظ دین (جیسے مذہب عیسائیت وغیرہ) اور فرقہ (جیسے حنفی مذہب وغیرہ) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔
مراجع	وہ کتابیں جن سے کسی کتاب کی تیاری میں استفادہ کیا گیا ہو۔
متواتر	وہ حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔
مرفوع	جس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔ اس کی چار قسمیں ہیں: مرفوع قولی، مرفوع فعلی، مرفوع تقریری اور مرفوع وصفی۔
مرفوع قولی	صحابی یا کوئی اور یوں حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مرفوع فعلی	صحابی یا کوئی اور یوں بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا۔
مرفوع تقریری	صحابی یا کوئی اور یوں کہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ کام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ کہا۔
مرفوع وصفی	صحابی یا کوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وصف بیان کرے۔
موقوف	جس حدیث کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔

مقطوع	جس حدیث کو تابعی یا اس سے کم درجے کے کسی شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
موضوع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔
مرسل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔
معلق	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔
معضل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکھٹے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔
منقطع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔
متروک	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔
منکر	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق، بدعتی، بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔
مسند	حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو مثلاً مسند شافعی وغیرہ۔
مستدرک	ایسی کتاب جس میں کسی محدث کی شرائط کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جنہیں اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا مثلاً مستدرک حاکم وغیرہ۔
مستخرج	جس کتاب میں مصنف نے کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہو مثلاً مستخرج ابو نعیم الاصبہانی وغیرہ۔
معجم	جس کتاب میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر از طبرانی وغیرہ۔
مخضرم	ایسا شخص جس نے دورِ جاہلیت بھی پایا ہو اور زمانہ اسلام بھی لیکن قبولِ اسلام کے بعد زیارتِ رسول سے محروم رہا ہو۔
محکم	جس حدیث کے معارض نہ کوئی آیت ہو اور نہ کوئی حدیث۔
متن	کلام کا وہ حصہ جو سند ختم ہونے کے بعد شروع ہو۔
المکاتبۃ	شیخ کا اپنے شاگرد کی طرف حدیث لکھ کر بھیجنا۔
المناولۃ	شیخ کا اپنے شاگرد کو کتاب دینا۔
نسخ	بعد میں نازل ہونے والی دلیل کے ذریعے پہلے نازل شدہ حکم کو ختم کر دینا نسخ کہلاتا ہے۔
واجب	واجب کی تعریف وہی ہے جو فرض کی ہے۔ جمہور فقہا کے نزدیک ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ حنفی فقہا اس میں کچھ فرق کرتے ہیں۔
الوجادۃ	شیخ کی تحریر کردہ احادیث پالینا خواہ کتابی شکل میں ہوں یا کسی اور صورت میں۔
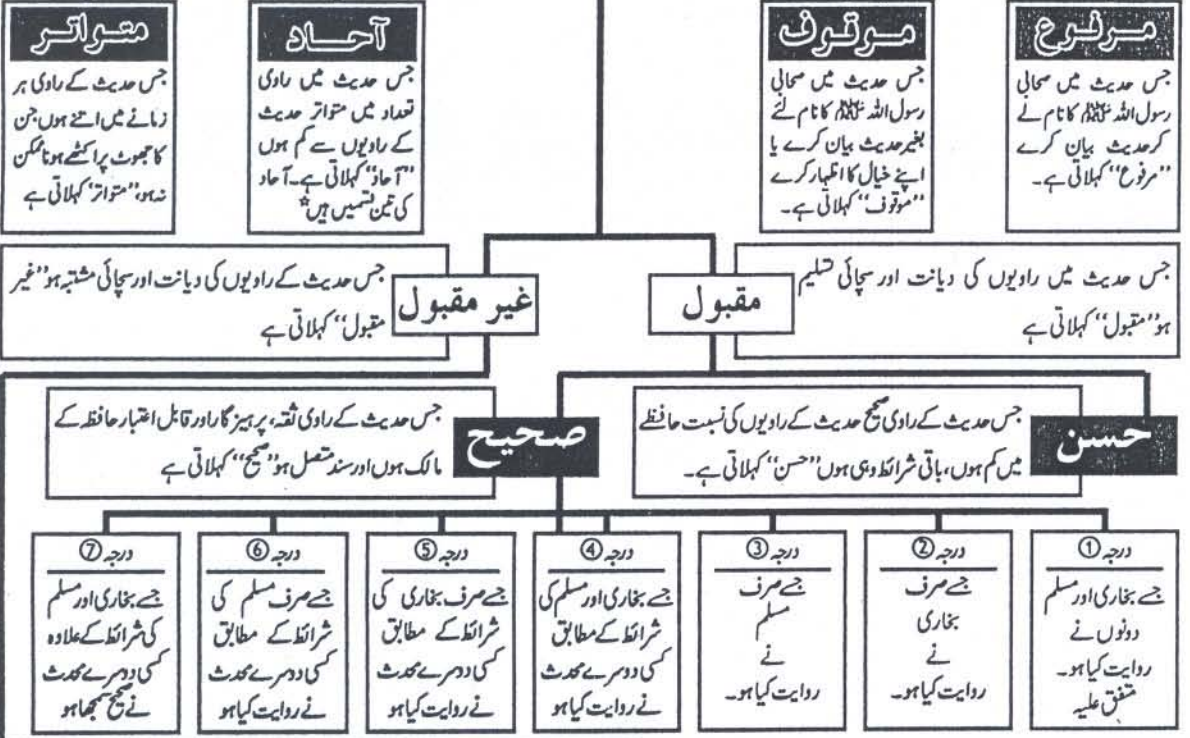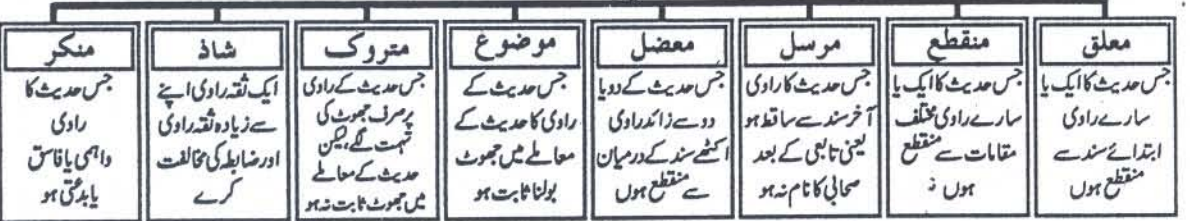
اصطلاحات کتب

① صحاح ستہ : حدیث کی چھ کتب ❶ بخاری ❷ مسلم ❸ ابوداؤد ❹ ترمذی ❺ نسائی اور ❻ ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے۔

② جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، ''جامع'' کہلاتی ہے۔

③ سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں ''سنن'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد۔

④ مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں ''مسند'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔

⑤ مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں ''مستخرج'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری۔

⑥ مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں ''مستدرک'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔

⑦ اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں ''اربعین'' کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں ''مشہور''، جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں ''عزیز''، جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو ''غریب'' کہلاتی ہے۔

بکثرت روایت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

اسماء	ابو ہریرہؓ 78 سال	عبداللہ بن عمرؓ 86 سال	انس بن مالکؓ 103 سال	عائشہؓ 65 سال	جابر بن عبداللہؓ 95 سال	عبداللہ بن عباسؓ 71 سال	ابو سعید خدریؓ
تعدادِ روایات	5374 59ھ	2630 74ھ	2286 93ھ	2210 58ھ	1540 74ھ	1160 68ھ	1100 74ھ

بکثرت روایت کرنے والے تابعین رحمہم اللہ

عامر شعبیؒ	شعبہ بن حجاجؒ	عطاء بن ابی رباحؒ	عکرمہؒ مولیٰ ابن عباسؓ	سعید بن جبیرؒ	سعید بن میسبؒ	حسن بصریؒ

ائمہ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ رحمہم اللہ

اسماء	پیدائش ووفات	چند معروف اساتذہ	چند معروف تلامذہ
ابوحنیفہ ،نعمان بن ثابت تیمی	80ھ/150ھ	حماد بن ابی سلیمان، عطاء بن ابی رباح	قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن الشیبانی
مالک بن انس ،ابوعبداللہ	93ھ/179ھ	نافع مولی ابن عمر، قطن بن وہب	محمد بن ادریس الشافعی، عبداللہ بن وہب
شافعی محمد بن ادریس، ابوعبداللہ	150ھ/204ھ	مالک بن انس، محمد بن حسن الشیبانی	احمد بن حنبل، ابوعبید القاسم بن سلام
احمد بن محمد بن حنبل، ابوعبداللہ	164ھ/241ھ	محمد بن ادریس الشافعی، ابوداود الطیالسی	بخاری، مسلم، ابوداود
بخاری محمد بن اسماعیل	194ھ/256ھ	احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحییٰ بن معین	ترمذی، مسلم، ابوزرعہ رازی، ابوحاتم رازی
مسلم بن الحجاج القشیری، ابوالحسین	204ھ/261ھ	احمد بن حنبل، بخاری، یحییٰ بن معین	ترمذی، عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی
ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی، ابوعبداللہ	209ھ/273ھ	ابوبکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن منذر، ابوزرعہ	ابراہیم بن دینار، جعفر بن ادریس
ابوداود ،سلیمان بن اشعث السجستانی	000ھ/275ھ	احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن راہویہ	ترمذی، عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی
ترمذی محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ	000ھ/279ھ	بخاری، مسلم، قتیبہ بن سعید، ابراہیم الہروی	حماد بن شاکر الوراق، حسین بن یوسف الفربری
نسائی ،احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن	215ھ/303ھ	سراج الدین بلقینی، شرف الدین مناوی	ابوجعفر طحاوی، ابوجعفر ابن النحاس

کتبِ صحاحِ ستہ کی تعدادِ روایات

صحیح بُخاری	صحیح مُسلم	جامع ترمذی
7397 (مع مکررات) 2602 (بدون مکررات) بمطابق حافظ ابن حجرؒ	7563 (مع مکررات) 3033 (بدون مکررات) بمطابق فؤاد عبدالباقی	3956 (بین الاقوامی نمبرنگ) صحیح روایات: 3101 ضعیف روایات: 832 بمطابق شیخ البانیؒ

سُنن ابو داود	سُنن نسائی	سُنن ابن ماجہ
5274 (بین الاقوامی نمبرنگ) صحیح روایات: 4393 ضعیف روایات: 1127 بمطابق شیخ البانیؒ	5761 (بین الاقوامی نمبرنگ) صحیح روایات: 5314 ضعیف روایات: 447 بمطابق شیخ البانیؒ	4341 (بین الاقوامی نمبرنگ) صحیح روایات: 3503 ضعیف روایات: 948 بمطابق شیخ البانیؒ

دین و شریعت صرف کتاب و سنّت کا نام ہے۔ رسُولِ کریم ﷺ کے علاوہ دُنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کی ہر بات تسلیم کی جا سکتی ہو۔ صحابہ کرام، ائمہ و محدثین عظام نے بھی ہدایت کے اسی چشمے سے فیض پایا۔ عموماً یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ کتاب و سُنّت کو براہِ راست سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں .... یہ بات درست نہیں۔ ہمارے لیے کتاب و سنّت کو سمجھنا بہت آسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبیِّ اکرم ﷺ کو ہمارے لیے بطور خاص "معلّم" بنا کر مبعوث فرمایا۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے مکمل دین سیکھا اور اسے ہم تک پہنچانے کا حق ادا کیا۔ صحابہ کرام کی طرح ائمہ اربعہ نے بھی صرف اتباعِ سنّت ہی کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دی۔

اتباعِ سُنّت کی اہمیت ائمہ اربعہ کے اقوال و ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ کیجیے:

امام ابُو حنیفہ رحمہ اللہ

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي

جب حدیث صحیح ہو، تو وہی میرا مذہب ہے۔ (ردّ المحتار حاشیہ درّ المختار ج:1 ص:68)

کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ہمارے قول کے مُطابق فتویٰ دے، جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے؟
(الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء لابن عبد البر ص:145)

آپ سے پوچھا گیا کہ جب آپ کی بات کتاب اللہ کے خلاف ہو؟ فرمایا: کتاب اللہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا: جب آپ کی بات حدیثِ رسُول کے خلاف ہو؟ فرمایا: حدیثِ رسُول کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا: جب آپ کی بات قولِ صحابہ کے خلاف ہو؟ فرمایا: قولِ صحابہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ (ایقاظ ہمم اولی الابصار ص:50)

ولادت: 80ھ جائے ولادت: کوفہ مسندِ علمی: کوفہ وفات: 150ھ مدفن: خیزران (بغداد)

امام مالک رحمہ اللہ

لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ
إِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ

سرورِ کائنات ﷺ کے سوا باقی ہر انسان کی بات کو قبول بھی کیا جا سکتا ہے اور رَد بھی۔ (ارشاد السالک لابن عبد الهادی، ج:1 ص:227)

مَیں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے کو دیکھ لیا کرو۔ جو کتاب و سُنّت کے مطابق ہو، اسے لے لو اور جو کتاب و سُنّت کے مُطابق نہ ہو اسے ترک کر دو۔
(ایقاظ ہمم اولی الابصار ص:72)

ولادت: 93ھ جائے ولادت: مدینہ منورہ مسندِ علمی: مدینہ منورہ وفات: 179ھ مدفن: البقیع (مدینہ منورہ)

امام شافعی رحمہ اللہ

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ خِلَافَ قَوْلِي فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاتْرُكُوا قَوْلِي

جب میری کسی بات کے مقابلہ میں حدیث صحیح ثابت ہو تو حدیث پر عمل کرو اور میری بات کو چھوڑ دو۔ (المجموع شرح المہذب للنووی ج:1 ص:104)

جب تم میری کسی بھی کتاب میں کوئی بات رسول اللہ ﷺ کی سُنت کے خلاف پاؤ تو سُنت اختیار کرلو اور میری بات کو چھوڑ دو۔ (حوالہ ایضاً)

میری کسی بھی بات کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ثابت ہو تو حدیث کا مقام زیادہ ہے اور میری تقلید نہ کرو۔

(آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم الرازی ص:93)

ولادت: 150ھ جائے ولادت: غزہ (فلسطین) مسندِ علمی: مکہ مکرمہ/مصر وفات: 204ھ مدفن: قریۃ القرافہ مصر

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا الثَّوْرِيَّ وَخُذْ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا

نہ میری تقلید کرو اور نہ مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری (جیسے ائمہ) کی تقلید کرو۔ بلکہ جہاں سے انہوں نے دین لیا ہے تم بھی وہاں (یعنی کتاب و سُنت) سے دین حاصل کرو۔ (ایقاظ ہمم اولی الابصار ص:113)

دین کے معاملے میں لوگوں کی تقلید کرنا انسان کی کم فہمی کی علامت ہے۔ (اعلام الموقعین لابن قیم ؒ ج:2 ص:178)

ولادت: 164ھ جائے ولادت: بغداد مسندِ علمی: بغداد وفات: 241ھ مدفن: قبرستان باب حرب بغداد

گزارش! اللہ تعالیٰ نے 10 ہجری کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا دین مکمل کردیا۔ تکمیلِ دین کے 70 سال بعد امام ابو حنیفہ، 83 سال بعد امام مالک، 140 سال بعد امام شافعی اور 154 سال بعد امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ پیدا ہوئے۔ عالمِ اسلام کی عظیم المرتبت علمی شخصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں: "تکمیلِ دین کے 400 سال بعد تک اہلِ اسلام کسی ایک فقہ یا مسلک کے پیروکار نہیں تھے۔" (حجۃ اللہ البالغۃ ج:1 ص:152) اگر آج ہم کسی امام، مسلک یا فرقے سے وابستگی کے بغیر مسلمان نہیں بن سکتے تو چوتھی صدی ہجری سے پہلے کے مسلمانوں کو کیا کہیں گے؟

لمحۂ فکریہ! ائمہ اربعہ کے واضح ارشادات کے بعد ان کی تقلید اور ان کے ناموں سے موسوم فرقوں کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے؟

آئیے! ہم بھی اسی سرچشمۂ رُشد و ہدایت سے براہِ راست دین حاصل کریں جس سے صحابہ کرام، ائمہ اربعہ اور محدثینِ عظام نے دین حاصل کیا کہ یہی ان کی تعلیمات کا تقاضا ہے۔